اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مجدد دین و ملت
الشاہ محمد احمد رضا خان قادری قدس سرہ العزیز کا
وصایا شریف
مرتبہ
فاضل جلیل حضرت علامہ مولانا
شاہ حسنین رضا خان قادری نوری

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدّدِ دین و ملّت

الشّاہ محمد احمد رضا خان قادری قدس سرہٗ العزیز کا

وصایا شریف

مرتّبہ

شاہ حسنین رضا خان قادری نوری قدس سرہٗ العزیز

جاہل مطلق مناظرین جن کو نہ ہمارے اکابر کے عقیدہ و مسلک کا پتہ ہے نہ اپنے اکابر کے دین دھرم سے واقف ہیں اور بزعم خود فاتح رضاخانیت فاتح بریلویت بنے پھرتے ہیں آجکل خبط اور جنون کی حد تک اس بے بنیاد الزام کا اعادہ کر رہے ہیں کہ بریلویوں نے اعلیٰ حضرت بریلوی کو صحابہ کرام کے برابر درجہ دے دیا۔ اور کہتے ہیں اعلیحضرت کے بھتیجے مولانا حسنین رضا خاں بریلوی وصایا شریف میں لکھتے ہیں " اعلیحضرت قبلہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے زہد و تقوی کا مکمل نمونہ اور مظہر اتم تھے زہد و تقوی کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا کہ اعلیحضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے اتباع سنت کو دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہو گیا تھا"

جواباً گزارش ہے کہ اگر ہم وصایا شریف کی اس ایک عبارت پر کلام کریں تو اچھی بھلی مفصل کتاب بن سکتی ہے اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے چند اہم امور پر معروضات پیش خدمت ہیں۔

سب سے پہلے تو یہ عرض ہے کہ دیوبندی وہابی نجدی طائفہ کے عناصر **قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ** پڑھ پڑھ کر خود تو حضرات انبیاء و مرسلین علیہم الصلوۃ والتسلیم بالخصوص سید الانبیاء حبیب کبریا، شہ ہر دوسرا صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری اور ہمسری تک کا دعوی کرتے ہیں اور تقریروں اور تحریروں میں برملا کہا کرتے ہیں قرآن عظیم کہتا ہے اللہ کا پاک کلام کہتا ہے **قُلْ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ** حضور علیہ السلام ہمارے جیسے بشر تھے آپ آدم علیہ السلام کی اولاد تھے اس لیے ہمارے جیسے بشر تھے وہ حضرت عبداللہ اور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہما کے بیٹے تھے اس لیے ہمارے جیسے بشر تھے وہ ہماری طرح کھاتے پیتے تھے چلتے پھرتے تھے وہ ہمارے جیسے

بشر تھے ان کے ہمارے جیسے ہاتھ پاؤں تھے اس لیے ہمارے جیسے بشر تھے وہ بیوی بچے رکھتے تھے اس لیے ہمارے جیسے بشر تھے ان کی ہماری طرح اولاد تھی اس لیے وہ ہمارے جیسے بشر تھے خود تو انبیاء و مرسلین تک بلکہ حضور پرنور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم تک کی برابری و ہمسری تک کا دعویٰ کرتے ہیں اور کوئی توہین و تنقیص و گستاخی و بے ادبی نہیں جانتے اور یہاں وصایا شریف کی عبارت کا بے بنیاد سہارا لیکر ان کا کلیجہ تڑپ جاتا ہے کہ صحابہ کرام کی برابری کا دعویٰ کردیا۔ پنجابی کہاوت ہے "ماں دی سوکن تے دھی دی سہیلی" مقصد یہ کہ ان کو حضور علیہ السلام کی برابری کے دعویٰ پر کچھ شرم و حیا و ندامت نہیں لیکن صحابہ کرام کی برابری گراں گزرتی ہے۔

حالانکہ حقیقت و بنیاد کچھ نہیں ـــــ تقویۃ الایمان، صراط مستقیم، تحذیر الناس، براہین قاطعہ، فتاویٰ گنگوہی وغیرہ میں اپنے دیوبندی وہابی اکابرین کی گستاخانہ عبارات پر توبہ اور رجوع کی توفیق نصیب نہ ہوئی اپنی خجالت مٹانے کے لیے مصنوعی گستاخیاں اور الزام تراشیاں محض ضد و عناد کے جذبہ سے تیار کی جارہی ہیں

اس قسم کی ساری الزام تراشیوں کا جواب یہ ہے کہ

جب تمہارے نزدیک فی الحقیقت ایسا ہے جیسا کہ تم الزام لگارہے ہو تو پھر تمہارے اکابر نے اپنی مستند و معتبر کتب قصص الاکابر، الافاضات الیومیہ، اشرف السوانح، حیاتِ انور، المہند، ہفت روزہ خدام الدین، وقت کی پکار، مطالع بریلویت، کتاب مولانا محمد احسن نانوتوی، فتاویٰ دیوبند، چٹان لاہور کے شماروں میں اعلیحضرت فاضل بریلوی اور سنی بریلوی علماء کو مسلمان کیوں مانا؟

ان کی اقتداء میں جوازِ نماز کا قول کیوں دیا؟ حقیقت یہ ہے کہ تم ضد و عناد میں اپنے اکابر کی گستاخیوں پر پردہ ڈالنے کے لیے جھوٹی الزام تراشی اور بہتان طرازی کر رہے ہو۔ معاذ اللہ تم معاذ اللہ ہم اور ہمارے اکابر پر صحابہ کرام رضوان علیہم اجمعین کی برابری کے دعویٰ کا الزام لگاتے ہو دیکھو تمہارے مسلّہ اکابر کیا کہہ رہے ہیں اور کس طرح حضرات انبیاء و مرسلین صحابہ کرام و اولیاء عظام کی ہمسری و برابری کا دعویٰ کر رہے ہو

○ "انسان آپس میں سب بھائی ہیں جو بڑا بزرگ (نبی و رسول، صحابی و ولی) ہو وہ بڑا بھائی اس کی بڑے بھائی کی سی تعظیم کیجئے"۔ (تقویۃ الایمان ص ۴۲)

○ "انسان بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان ....."

(تقویۃ الایمان ص ۲۹/۳۲)

○ "اُس شہنشاہ (اللہ تعالیٰ) کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں ایک حکم کن سے چاہے تو کروڑوں نبی اور ولی اور جن اور فرشتہ جبرائیل اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر پیدا کر ڈالے" (تقویۃ الایمان ص ۳۶)

گویا دیوبندیوں وہابیوں کے نزدیک حضور پر نور سید الانبیاء خاتم الانبیاء حبیب کبریا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کروڑوں پیدا ہو سکتے ہیں۔

○ "جیسا ہر گاؤں کا چودھری اور گاؤں کا زمیندار ان معنوں میں ہر پیغمبر اپنی امت کا سردار ہے" (تقویۃ الایمان ص ۴۷)

یہاں گاؤں کے چودھریوں اور سرداروں کو پیغمبروں یعنی نبیوں اور رسولوں کے برابر مانا ہے۔

○ "کسی بزرگ (نبی ولی صحابی) کی شان میں زبان سنبھال کر بولو اور

مطلب پورا اس میں ہے (فتاویٰ رشیدیہ ص ۲۵۶)
قارئین کرام اہل علم وانصاف غور فرمادیں بات صحابہ کرام علیہم الرضوان کی برابری کے الزام کے جھوٹے دعویٰ سے کہاں پہنچ گئی اس کے باوجود دیوبندی مولویوں کو اپنے اکابر کی ان غلیظ ترین گستاخیوں انبیاء ومرسلین کی برابری کے دعوؤں پر کوئی شرم وحیا وندامت نہیں لیکن اس کے باوجود محض ضد وعناد میں سیدنا امام اہلسنت اور علماء اہلسنت پر الزام تراشی اور بہتان طرازی سے باز نہیں آتے اور اپنی بلا دوسروں کے سر ڈالنا چاہتے ہیں۔

اب وصایا شریف کی طرف آئیے

سب سے پہلے تو دیوبندی وہابی یہ ثابت کریں کہ از روئے قرآن واحادیث وفقہ کسی بزرگ وعالم دین کے لیے یہ کہنا بے ادبی وگستاخی یا صحابہ کرام کی برابری کا دعویٰ ہے کہ اعلٰحضرت امام اہلسنت یا فلاں بزرگ وعالم دین" صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زہد وتقویٰ کا مکمل نمونہ اور مظہر اتم تھے" ظاہر ہے ان الفاظ پر یقیناً کوئی شرعی گرفت نہیں کرسکتے اب رہی یہ عبارت کہ اعلٰحضرت کے زہد وتقویٰ کا یہ عالم تھا کہ میں نے بعض مشائخ کرام کو یہ کہتے سنا کہ "اعلٰحضرت قبلہ رضی اللہ عنہ کے اتباع سنت کا حال دیکھ کر صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق کم ہوگیا تھا"
جواباً گزارش یہ ہے کہ اوّلاً تو یہ بات قطعی اور یقینی ہے اور خود مرتب رسالہ وصایا شریف مخدوم اہلسنت برادر زادۂ اعلیٰ حضرت مولانا علامہ شاہ حسنین رضا خاں صاحب بریلوی قدس سرہٗ واضح الفاظ میں اس کی وضاحت فرما چکے ہیں اور قیام پاکستان سے بہت پہلے اعلان فرما چکے ہیں وصایا شریف

کی اصل عبارت میں یہ الفاظ تھے " صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زیارت کا شوق اور زیادہ ہوگیا " کسی بد مذہب کاتب نے از روئے بغض و عناد و خیانت عبارت یوں کردی کہ " زیارت کا شوق کم ہوگیا " یہاں شوق کم ہوگیا لکھنے کا کوئی محل نہیں نہ موقع و مناسبت کے اعتبار سے شوق کم ہونا نفس مضمون سے ہم آہنگ نہ تھا یہ کاتب کی "نوازش" کہ کچھ کا کچھ کردیا اور یہ بات ہم آج نہیں کہہ رہے ہیں قیامِ پاکستان سے پہلے کے بریلی شریف کے مطبوعہ مختلف ایڈیشن ہمارے پاس موجود ہیں شوق کم ہونے والے ایڈیشن سے پہلے اور بعد کے ایڈیشن ہیں اُن سب میں شوق زیادہ ہونا مرقوم و موجود ہے۔ دیانت و امانت و انصاف کا حامل ہر ذی فہم شعور اس بات کو تسلیم کرے گا کہ یہ یقیناً کاتب کی غلطی یا عناد ہے خود ہمارا اپنا تجربہ مجربہ ہے کہ ایک بار ہم نے ملتان کے ایک کاتب صاحب سے ایک پوسٹر کتابت کرایا پوسٹر کے مضمون میں ہم نے سیدنا اعلیٰحضرت کا مشہور و معروف شعر لکھا تھا ؂

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس بُرے مذہب پہ لعنت کیجئے

لیکن کاتب نے اپنی مہربانی سے یوں کردیا ؂

شرک ٹھہرے جس میں تعظیم حبیب
اس مرے مذہب پہ لعنت کیجیے

برے مذہب کا مرے مذہب کردیا یہ پوسٹر چھپے ہوئے اب بھی موجود ہے۔ دوم یہ کہ اگر معترضین و معاندین اگر اس صحیح صورتحال کو تسلیم نہ کریں تو ایسی صورت میں جبکہ مرتب وصایا شریف ان الفاظ سے اظہار براءت و لاتعلقی فرمارہے ہیں ان پر کیا شرعی حکم لگایا جاسکتا ہے ؟ اس کی دلیل

کیا ہے جبکہ وہ قرار واقعی طور پر صحیح الفاظ بھی غلط الفاظ کی جگہ شامل وصایا کر چکے ہیں۔

حضرت علامہ الشاہ مولانا حسنین رضا خان صاحب قدس سرہٗ نے کتابت کی غلطی ہونے پر ان الفاظ سے کہ شوق کم ہو گیا فوری اظہار براءت فرمادیا تھا اور آئندہ ایڈیشنوں میں صحیح الفاظ کہ "شوق اور زیادہ ہو گیا" شامل فرمادیئے۔

اکابر دیو بند اپنی توہین آمیز کتب کی گستاخانہ عبارات کی توجیہ بنوع الٹی سیدھی تاویلات کے چکر میں پڑ گئے اگر دیانت داری کے ساتھ تحذیر الناس، براہین قاطعہ، حفظ الایمان وغیرہ کے مصنفین بھی اگر سچے تھے اور یہ کہہ دیتے کہ ان کتابوں کی عبارتوں میں کاتب نے تصرف کر کے کذب بیانی سے کام لیا ہے تو ان پر بھی تکفیر کا حکم شرعی نہ لگتا مگر وہ تو توہین کو تعریف کہنے پر اڑے رہے سوم یہ کہ کسی بزرگ کی زیارت کے بعد یہ کہنا کہ مجھے اس سے فلاں بزرگ کی زیارت کا شوق کم ہو گیا کس دلیل شرعی سے بے ادبی گستاخی یا صحابہ کرام سے برابری قرار دی جائے گی؟ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی فضیلت و عظمت و برتری پر ایمان لانا یقیناً ضروری مگر زیارت کا ہر وقت شوق تو کسی کو بھی نہیں رہتا شوق کی کمی بیشی سے حضرات صحابہ کرام کی فضیلت و عظمت و برتری میں فرق کیسے آسکتا ہے؟ اور اس پر کیا دلیل ہے؟ اور پھر شوق کم ہونے والی بات سرے سے ہے ہی نہیں

چہارم یہ کہ اگر یہ توہین و برابری ہے تو پھر مندرجہ ذیل اکابر دیو بند کو کیا کہیں گے اور کیا فتویٰ لگائیں گے جو کھلم کھلا یوں لکھ رہے ہیں مثلاً دیو بندی وہابی شیخ الہند مولوی محمود الحسن دیو بندی مولوی رشید احمد

گنگوہی دیوبندی کے متعلق لکھتے ہیں ؎

وہ تھے صدیق اور فاروق پھر کہیے عجب کیا ہے
شہادت نے تہجد میں قدم بوسی کی گر ٹھانی

(کتاب مرثیہ گنگوہی صـ۱۲ مکتبہ رحیمیہ دیوبند یوپی)

یہاں زیارت کے شوق میں کمی بیشی کے الفاظ نہیں بلکہ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کو کھلم کھلا علی الاعلان صدیق اکبر و فاروق اعظم قرار دیا جا رہا ہے۔

○ مشہور دیوبندی وہابی مصنف اور بانی مدرسہ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی کے سوانح نگار مولوی مناظر احسن گیلانی لکھتے ہیں "یہ اکابر اسلاف دیوبند بھی چونکہ خلوت و جلوت میں نمونہ صحابہ تھے"۔ (سوانح قاسمی جلد اول صـ۵۸۲ بایما قاری محمد طیب مہتمم مدرسہ دیوبند شائع کردہ دیوبند)

صحابہ کی سی شان

دیوبندی حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی رقمطراز ہیں " ایک دفعہ مولانا (رشید احمد گنگوہی) کھانا کھا رہے تھے حضرت مولانا محمد یعقوب صاحب تشریف لے آئے مولانا کے ہاتھ میں ایک ذرا سا ٹکڑا تھا اسی وقت ہاتھ دھلائے اور وہ ٹکڑا دیا کہ کھائیے میں کھانا لاتا ہوں ...... سبحان اللہ صحابہ کی سی شان تھی (قصص الاکابر صـ۶۴)

یہ ہے صحابہ کرام کی برابری اور ہمسری کا دعویٰ اس کو کہتے ہیں برابری، دیوبندی وہابی مولوی کی شان کو بعینہٖ صحابہ کی سی شان قرار دے دیا۔ اور کسی دیوبندی وہابی مولوی نے کچھ فتویٰ نہ لگایا۔

یہ ہے صحابہ کرام کی برابری کا دعویٰ

دیکھو اور آنکھیں پھاڑ کر پڑھو ایک دفعہ تبلیغی جماعت کا ایک جتھہ دیوبندی حکیم الامت تھانوی کے پاس تھانہ بھون گیا آپ نے ان کو دیکھتے ہی کہا " اگر کسی کو یہ دیکھنا ہو کہ حضرات صحابہ کیسے ہوتے تھے تو ان لوگوں کو دیکھ لو"۔ (دیوبندی ہفت روزہ خدام الدین لاہور ۹ نومبر ۶۲ء صفحہ ۶)

یہ ہے صحابہ کی برابری کا دعویٰ کہ اپنی دیوبندی تبلیغی جماعت کے کارکنوں کو بعینہ صحابہ کرام بنا دیا گویا تبلیغی وہابی مبلغین کا دیکھنا صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو دیکھنے کے برابر ہے۔ کیوں جناب وہابی صاحبو! تم نے اپنے حکیم الامت پر کیا فتویٰ لگایا؟

سیدھے سادھے صحابی

دیوبندی شیخ الاسلام مولوی حسین احمد ٹانڈوی کانگریسی کے مرنے پر دیوبندی اخبار ہفت روزہ خدام الدین لاہور نے شیخ الاسلام مدنی نمبر شائع کیا اس میں صاف لکھا ہے

○ ایک دفعہ رات کے وقت بلب ٹیوب (بجلی) کی روشنی میں شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی کو دیکھا کھدر کی ٹوپی کھدر کا کرتہ کھدر کا پائجامہ پہنا ہوا تھا سیدھے سادھے صحابی معلوم ہوتے تھے ملخصًا

(ہفت روزہ خدام الدین لاہور شیخ الاسلام مدنی نمبر)

یہاں دیوبندی شیخ الاسلام شیخ الحدیث مدرسہ دیوبند کو سیدھا سادھا (یعنی بھولا بھالا) صحابی کہا جا رہا ہے مولوی حسین احمد کانگریسی سیدھے سادھے صحابی تھے تو کیا معاذ اللہ ثم معاذ اللہ دوسرے حقیقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم عیار و مکار صحابی تھے؟ کچھ تو شرم چاہیے۔

اس موضوع پر ہم مخالفین و معترضین کی اینٹ سے اینٹ بجا سکتے ہیں اور ہمارے پاس اتنے حوالہ جات کتب دیابنہ سے ہیں کہ ان کو چھٹی کا دودھ یاد دلا سکتے ہیں مختصراً چند اہم ترین حوالہ جات مزید پیش کرتے ہیں

صحابہ کی خوشبو صحابہ کی صورتیں

دیوبندی وہابی مولوی ابو الحسن علی حسنی مولوی الیاس بانی وہابی تبلیغی جماعت کی مستند ترین سوانح عمری دینی دعوت میں رقمطراز ہیں "امی بی مولانا (الیاس بانی تبلیغی جماعت) پر بہت شفیق تھیں فرمایا کرتی تھیں کہ اکثر مجھے تجھ سے صحابہ کی خوشبو آتی ہے کبھی پیٹھ پر محبت سے ہاتھ رکھ کر فرماتیں کیا بات ہے کہ تیرے ساتھ مجھے صحابہ کی سی صورتیں (شکلیں) چلتی پھرتی نظر آتی ہیں" (کتاب مولانا الیاس اور ان کی دینی دعوت ص ۴۳ بحوالہ تذکرۃ الخلیل)

قارئین کرام اہل علم و انصاف غور فرمائیں کہ ایک غیر صحابی عامی مولوی سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خوشبو کس طرح آسکتی ہے؟ اور پھر صحابہ کرام کی خوشبو کو وہ کس طرح شناخت کر سکتا ہے؟ جس نے کبھی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی صحبت اور مقدس قرب نہیں پایا۔ کیا ایک گدھے میں اونٹ کی خوشبو آسکتی ہے؟ کیا ایک بندر سے بکرے کی خوشبو آسکتی ہے اگر نہیں اور یقیناً نہیں تو پھر مولوی الیاس دیوبندی سے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی خوشبو کس طرح آسکتی ہے؟ اور پھر مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت کے ساتھ ساتھ اردگرد صحابہ کی سی صورتیں چلتی پھرتی کس طرح نظر آسکتی ہیں اور کسی غیر صحابی کی صورت و شکل کو صحابی کی صورت قرار دینا کیا سراسر بے ادبی و گستاخی اور صحابہ کرام سے برابری کا دعویٰ نہیں؟

وصایا شریف کی عبارت میں تو صحابہ کرام کی زیارت کا شوق کم یا زیادہ ہونے کی بات تھی یہاں اپنے دیوبندی مولوی الیاس کے ساتھیوں چیلوں چپٹوں کی شکل وصورت کو بعینہٖ صحابہ کرام کی سی صورتیں قرار دینا کیا بے ادبی گستاخی اور صریحًا صحابہ کی برابری کا دعویٰ نہیں ؟ اس پر اکابر دیوبند و اکابر نجد کیا فتویٰ لگائیں گے ؟ اور سنیئے ؎

پڑا فلک کو کبھی دل جلوں سے کام نہیں
جلا کے خاک نہ کردوں تو داغ نام نہیں

صحابہ کی یاد مولوی الیاس کی زیارت پر موقوف

"امی بی کتنی شفقت سے فرماتی تھیں اور صحابہ کرام کی خوشبو محسوس کرتی تھیں شیخ الہند مولانا محمود حسن صاحب دیوبندی فرمایا کرتے تھے کہ میں جب مولوی الیاس کو دیکھتا ہوں تو مجھے صحابہ یاد آجاتے ہیں"۔ (سوانح مولانا محمد یوسف امیر تبلیغی جماعت ص ۱۳۲)

گویا کہ مولوی محمود الحسن دیوبندی کو حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی یاد نہیں رہتی تھی نہ یاد آتی تھی جب مولوی الیاس کو دیکھتے تو ان کے توسط سے اُن کی شکل دیکھ کر صحابہ کرام یاد آتے تھے ورنہ نہیں۔

قارئین کرام یہاں یہ بات بھی یاد رہے کہ قصص الاکابر، دینی دعوت، خدام الدین، سوانح مولانا محمد یوسف کے مذکورہ بالا حوالوں میں ان کی کتابوں میں صرف صحابہ لکھا ہے نہ اول کلمہ تعظیم نہ آخر میں رضی اللہ عنہم یا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین یہ ہے ان کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے محبت وعقیدت کے ڈھول کا پول

قلعی کھلتی ہے

حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے جھوٹی محبت مصنوعی عقیدت کی قلعی یوں بھی کھلتی ہے کہ

کوئی ادنا پونا چھوٹا موٹا ٹرڈو مولوی ملاں نہیں بلکہ دیوبندی قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی خود لکھتا ہے "جو شخص حضراتِ صحابہ کی بے ادبی کرے وہ فاسق ہے" (فتاوی رشیدیہ ص۴۰۵) اور یہ کہ "جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے (یعنی معاذ اللہ صحابہ کو کافر کہے) وہ ملعون ..... وہ اپنے اس گناہ کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا" (فتاوی رشیدیہ ص۴۳۰) گویا حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کافر کہنے والا مسلمان بھی ہے اور اہل سنت جماعت سے خارج بھی نہ ہوگا

انبیاء علیہم السلام کی برابری پیغمبرانہ منصب کیطرف پیش رفت

جاہل و مجہول دیوبندی وہابی مناظرین تو حضرت علامہ مولانا شاہ حسنین رضا خاں صاحب قدس سرہٗ پر سیدنا اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے برابری کا الزام لگاتے ہیں لیکن وہ خود اور اُن کے اکابر انبیاء کرام علیہم السلام سے برابری وہمسری کا دعویٰ کرتے ہیں سنیے اور دیکھیے بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس کاندھلوی کہتے ہیں "اللہ تعالیٰ کا ارشاد کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ کی تفسیر خواب میں یہ القا ہوئی کہ تم مثل (برابر) انبیاء علیہم السلام کے لوگوں کے واسطے ظاہر کیے گئے ہو" (ملفوظات مولانا الیاس ص۵۱)

چھوٹے میاں تو چھوٹے میاں بڑے میاں سبحان اللہ

مولوی الیاس بانی تبلیغی جماعت ہونے کے باوجود بانی مدرسۂ دیوبند مولوی قاسم نانوتوی سے بہر حال چھوٹے ہیں لہٰذا اب

بڑے میاں بانی مدرسہ دیوبند کی سنیے انبیاء علیہم السلام سے دعویٰ برابری کا مشاہدہ کیجئے "مولانا قاسم نانوتوی نے جب حاجی صاحب سے یہ شکایت کی کہ جہاں تسبیح لیکر بیٹھا ایک مصیبت ہوتی ہے اس قدر گرانی کہ جیسے سو سو من کے پتھر کسی نے رکھ دیئے زبان و قلب سب بستہ ہو جاتے ہیں" (سوانح قاسمی جلد ا ص۲۵۸) اس کی وضاحت میں حاجی صاحب نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا "یہ نبوت کا آپ کے قلب پر فیضان ہوتا ہے اور یہ وہ ثقل (بوجھ) ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے وقت محسوس ہوتا تھا۔ تم سے حق تعالیٰ کو وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جاتا ہے۔" (سوانح قاسمی جلد اول ص۲۵۹) صحابہ کرام کی برابری کے جھوٹے الزام پر تڑپنے والو خود بتاؤ یہ انبیاء علیہم السلام سے برابری کا دعویٰ ہے یا نہیں؟

برابری کے بعد دعویٰ برتری

برابری انبیاء علیہم السلام کے دعویٰ و اعلان کے بعد اب انبیاء علیہم السلام پر دیوبندی وہابی مولویوں کے دعویٰ برتری کو دیکھیے۔ شیخ الاسلام مولانا حسین احمد دیوبندی اپنی ایک تقریر میں فرماتے ہیں "پیغمبروں کو عمل کی وجہ سے فضیلت نہیں، عمل میں تو بعض امتی بھی پیغمبر سے بڑھ جاتے ہیں (اخبار بجنور یکم جولائی ۱۹۵۶ء)

یہی کچھ بانی مدرسۂ دیوبند لکھتے ہیں

"انبیاء اگر اپنی امت میں ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں باقی رہا عمل تو بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں" (تحذیر الناس ص۵) ان عبارات میں انبیاء علیہم السلام سے امتیوں کو بڑھانے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے کہ نبیوں سے

امتی عمل میں بڑھ جاتے ہیں لیکن باقی مدرسہ دیوبند کے نزدیک علم میں انبیاء ہی ممتاز ہوتے ہیں لیکن دیوبندی وہابی حکیم الامت اشرف علی تھانوی نے صرف علم میں انبیاء علیہم السلام کے ممتاز ہونے کی شرط کا بھی خاتمہ فرما دیا۔ ملاحظہ ہو

مولوی اشرف علی تھانوی

لکھتے ہیں "بعض علوم غیبیہ میں حضور ہی کی کیا تخصیص ہے ایسا علم غیب تو زید و عمر بلکہ ہر صبی و مجنون (بچہ و پاگل) بلکہ جمیع حیوانات و بہائم (چوپاؤں) کے لیے بھی حاصل ہے" (حفظ الایمان ص۸) مولوی اشرف علی تھانوی نے علوم میں ممتاز ہونے کی انبیاء علیہم السلام کی فضیلت کا بھی خاتمہ کر دیا۔

سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی برابری کا دعویٰ

ابھی تک انبیاء علیہم السلام کی برابری کا دعویٰ تھا اب حضور علیہ السلام کی صفت خاصہ رحمۃ اللعالمین میں بھی برابر کے حصہ دار بننے کے لیے دیوبندی وہابی مولوی مندرجہ ذیل قسم کے دعویٰ کرتے ہیں۔

دیوبندی وہابی قطب عالم مولوی رشید احمد گنگوہی فتویٰ دیتے ہیں

"لفظ رحمۃ اللعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہیں ہے بلکہ دیگر اولیاء و انبیاء اور علماء ربانیین بھی موجب رحمت عالم ہوتے ہیں"۔ (فتاوٰے رشیدیہ ص۱۲)

مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی نے حضور علیہ السلام کی خصوصی صفت جو نص قرآنی صرف اور صرف حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تھی پر قبضہ جمانے کے لیے مذکورہ بالا فتویٰ دیکر گراؤنڈ ہموار کر دیا تاکہ آئندہ

کی برابری کے دعوے ہیں یا نہیں ؟

گویا کہ تمہارے نزدیک حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی برابری کا فرضی دعویٰ یا اعلان تو بے ادبی گستاخی ہے حالانکہ وہ کتابت کی غلطی تھی لیکن تمہارے اکابر کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے برابری کے بار بار دعوے اور بار بار اعلان اور انبیاء و مرسلین بلکہ خود سید الانبیاء حبیب کبریا شہ ہر دو سرا صلی اللہ علیہ وسلم سے برابری و ہمسری کے چیلنج دعوے تمہاری اور تمہارے اکابر کی کھلی ضلالت اور بے دینی ہے یا نہیں ؟

ع
دوسروں کے عیب بیشک ڈھونڈتا ہے رات دن
چشم عبرت سے کبھی اپنی سیاہ کاری بھی دیکھ

مولیٰ عزوجل اپنے حبیب و محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے مسلمانوں کو فریب باز فتنہ پرور عناصر کے ہر فتنہ و شر سے بچائے اور ہمیں حضور سیدنا غوث اعظم قطب عالم و حضور سیدنا مجدد اعظم سرکار اعلیحضرت فاضل بریلوی رضی اللہ عنہما کے دامن کرم سے وابستہ رکھے آمین ثم آمین ۔

الفقیر عبدالنبی الولی محمد حسن علی غفرلہ الولی قادری رضوی بریلوی میلسی ۔ سگ بارگاہ امام اہلسنت سیدنا محدث اعظم پاکستان وادنیٰ دریوزہ گر سرکار سیدنا حضور مفتی اعظم شہزادہ اعلیحضرت قدس سرہما ۔
۹، جمادی الاولیٰ ۱۴۱۸ھ یوم جمعہ مبارکہ